غضب کیا ہے ستم کیا ہے دبا کے سینے میں رازِ غم کو — ہمارا جوشِ جنوں نمایاں نہیں تھا ضبطِ فغاں سے پہلے

وہی ہے شمس و قمر کی گردش، نجومِ شب کا چلن وہی ہے — غمِ جہاں سے ہو کیسے فرصت کہ سر پہ چرخِ کہن وہی ہے
ہزار فصلِ بہار آئے ہزار پھولوں پہ نور برسے — ہماری قسمت میں ہمصفیرو وہی قفس ہے وہی چمن ہے

خموشی سے کسی کے سامنے شرحِ بیاں رکھ دی — سجا کر آنسوؤں سے بیکسی کی داستاں رکھ دی
یہ ایوانِ وفا ہے یا کسی کا آستانہ ہے — دفورِ شوق میں جانے جبیں اپنی کہاں رکھ دی
بڑھا جھگڑا تمھارے نام پر شیخ و برہمن میں — تو ہم نے بڑھ کر تصویرِ محبت درمیاں رکھ دی

جبینِ عجز کو اعزازِ کہکشاں نہ ملا — مرے سجود کو وہ سنگِ آستاں نہ ملا

اس غزل کا آخری شعر ہے:

خلوص و مہر کے قصے تو عام ہیں راسخ — کہیں بھی ان کا جہاں میں مگر نشاں نہ ملا

غرض راسخ کا یہ مجموعۂ شعری اہلِ ذوق کے لیے لائقِ مطالعہ ہے۔

مشاہدات و تاثرات ـــــ سفرنامہ حج

از۔ ڈاکٹر شبیر بہادر خاں پنّی

ملنے کا پتا : ڈاکٹر شبیر بہادر خاں پنی ۔ دار الشفا، ایبٹ آباد

صفحات ۱۴۸ ــ قیمت درج نہیں ۔

ڈاکٹر شبیر بہادر خاں پنی ضلع ہزارہ کے علمی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ انھوں نے زمانۂ طالب علمی سے لے کر اب تک کہ اسّی سال کی عمر کو پہنچ گئے ہیں، ہمیشہ علماء فضلا کی مجالس کو ترجیح دی ہے ۔ زیرِ تبصرہ کتاب ان کا سفرنامہ حج ہے اور اس میں انھوں نے اپنے مشاہدات و تاثرات بیان کیے ہیں ۔ یہ مبارک سفر انھیں ۱۳۹۷، ۱۳۹۸ھ (۱۹۷۷، ۱۹۷۸ء) میں پیش آیا۔ اس کی تمام روداد موصوف نے تفصیل سے قلم بند کی ہے اور مقاماتِ مقدسہ، مناسکِ حج اور دیگر امور کی وضاحت کی ہے ۔ عازمینِ حج کو جن جن چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے اور جو جو معاملات ان کے سامنے آتے ہیں وہ اچھی طرح تحریر کر دیے ہیں ـــ اس کے علاوہ بیت اللہ شریف، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، مسجد قبا اور دیگر مقدس مقامات کی گزشتہ تاریخ بھی بیان کر دی ہے ۔ پھر کون سا مقام کہاں واقع ہے اور اس کی کیا روحانی اور تاریخی اہمیت ہے، یہ سب باتیں مناسب الفاظ میں درج کر دی ہیں ـــ حج کے لیے جانے والوں اور دیگر حضرات کو اس قسم کی کتابیں پڑھنی چاہئیں تاکہ انھیں وہاں کے حالات و کوائف اور مختلف ملکوں سے آنے والے حجاجِ کرام کے بارے میں

(باقی بر صفحہ ۵۰)